①

Sem IInd
MIL Urdu

جوشؔ ملیح آبادی کی نظم "بدلی کا چاند"
خلاصہ / تنقیدی نوٹ / ایک مختصر جائزہ

جوشؔ ملیح آبادی اردو ادب کی تاریخ کے نہایت معتبر اور مقبول شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی نظم نگاری کی شاعری کی وجہ سے ادب کی دنیا میں خوب عزت اور شہرت حاصل کی۔ ان کی نظموں کا لہجہ اگرچہ انقلابی ہے لیکن اسی اونچے لہجے میں بھی وہ زندگی کے بعض نرم و نازک موضوعات کو شاعری بنا لیتے ہیں۔

اُن کی نظم "بدلی کا چاند" بھی اُن کے اسی لہجے اور اسلوب کا ایک کامیاب نمونہ ہے۔ نظم بدلی کا چاند ایک ایسے چاند کی کہانی ہے۔ جو ایک اندھیری سیاہ رات میں لگاتار بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا ہے۔ بادلوں میں اُلجھا ہوا یہ چاند کبھی بادلوں کو اس لکا چھپی کے کھیل میں ہرا دیتا ہے۔ یا پھر خود ہار جاتا ہے۔

اندھیرے ظلمت سیاہی اور رات کے مقابلے پر کھڑے ہو کر حوصلے کے ساتھ جنگ کرنے والے اس چاند کو جوشؔ نے ہماری اُمید اور یقین کی علامت بنایا ہے۔ جوشؔ نظم میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انسان کو چاہیے زندگی میں کتنی ہی رکاوٹوں مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہو۔ اُسے ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ اُسے اپنا حوصلہ مضبوط رکھنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

اس نظم میں بھی ایک چاند جو کہ بادلوں میں لپٹا ہوا ہے۔ لگاتار اور بار بار اپنی ہمت، شفقت اور یقین سے بادلوں کی چادر توڑ توڑ کر بار بار اپنی روشنی بکھیرنے کے لئے سامنے آ جاتا ہے۔ بادل جتنے بھی گہرے اور گھنے ہوتے جاتے ہیں۔ چاند کا حوصلہ اتنا ہی مضبوط اور طاقتور ہوتا جاتا ہے۔ شاعر نظم میں بھی بار بار یہ بات ہمیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے کہ زندگی میں جتنی بھی گھٹن ہو؟ جتنا بھی اندھیرا ہو؟ مایوسی، غم اور نااُمیدی کے بادل جتنا بھی آپ کو گھیر لیں؟ کبھی حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ یہ سب کچھ آپ کی ہمت، آپ کے حوصلے، آپ کے یقین اور آپ کے صبر کا امتحان ہوتا ہے۔ آپ کو لگاتار ثابت قدم رہ کر اپنے حوصلے بحال رکھتے ہوئے۔ اس مشکل پریشانی اور رکاوٹ کے سامنے کھڑے رہنا ہے۔ جب تک کہ حالات خود بہ خود آپ کے حق میں بہتر نہ ہو جائیں۔

اس نظم میں چاند اور بادلوں کی آپس کی کشمکش، اندھیرے اور اُجالے کی آپسی جنگ کو شاعر نے ہماری زندگی کے دکھوں، مشکلوں، غموں اور خوشیوں، کامیابیوں، جیتوں کے مقابلے رکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آخر میں نُور، روشنی، اجالے یعنی سچ، حق، یقین اور اُمید کی ہی جیت ہوتی ہے۔ رات کتنی بھی سیاہ، گہری اور سخت کیوں نا ہو؟

ایک نئی صبح کا اُجالا اور سویرا ہمیشہ ہماری قسمت کو روشن کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ جیت اُنہی کو حاصل ہوتی ہے۔ جو رات کے اس گھپ اندھیرے کے طوفان میں ایمانداری، خلوص، یقین، امید اور سچائی کے دم پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے نور اپنی روشنی کی حفاظت کرتے ہیں۔

اس نظم کے ہر شعر میں جوش نے نور و ظلمت، روشنی اور اندھیرے کی اس آپسی جنگ اور کشمکش کو بیان کرتے ہوئے بار بار یہ ثابت کیا ہے کہ اندھیرے، بادلوں، گھٹاؤں اور رات کی ہزار سازشوں کے باوجود بھی روشنی کسی نا کسی طرح بادلوں کی چادر توڑ کر واپس آ جاتی ہے اور زمین کے اندھیرے چھٹنے لگتے اور علاقے کو منور اور روشن کر دیتا ہے۔

نظم کے آخری اشعار میں جوش ملیح آبادی ہم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ بس زندگی کا بھی یہی مفہوم ہے۔ زندگی کے معنی بھی یہی ہیں کہ انسان آخری سانس تک اس جنگ کا حصہ بنا رہتا ہے جھوٹ اور نا امیدی کے خلاف اس کا سچ اور اس کی امید بار بار جیت حاصل کرتی ہے۔ جوش کہتے ہیں قیدِ آزادی، مشکل آسانی، روشنی اندھیرا۔ یہ سب ایک کوشش کا نام ہیں۔ انسان کی فطرت میں ننھی خوبیاں ہیں کہ وہ تمام عمر اس جنگ کا حصہ بنا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو اندھیرے، ظلم اور جھوٹ کے خلاف مضبوط قدموں پر کھڑے رہتے ہیں زندگی کی جنگ جیت جاتے ہیں۔ اور جو یہ حوصلہ، ہمت اور صبر نہیں دکھاتا وہ زندگی کی جنگ ہار جاتا ہے!! بادلوں میں چھپا ہوا چاند ہمیں یہی سبق دیتا ہے۔